9 ڈیزائن اور فروغ

اکیسویں صدی زندگی کے ہر شعبہ میں تیزی سے تبدیلی، مشینوں پر انحصار اور قدرتی وسائل کی کھپت ساتھ لے کر آئی ہے جس کا برداشت کرنا اب مشکل ہے۔ ماضی میں بہت سے لوگوں نے دستکاری کے شعبے کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا تھا کہ اکیسویں صدی کی معاشی سرگرمی کے لیے یہ قابل عمل نہیں ہے۔

ہندوستان میں آج بھی بیس ملین لوگ دستکار ہیں۔ اس لیے اس شعبہ کا فروغ اس طور پر کیا جانا چاہیے کہ لاکھوں ہنر مند دستکاروں کو مستقل روزگار فراہم کرایا جا سکے۔ دستکاری سے جڑے لوگ معاشی طور پر اس وقت تک خوش حال نہیں ہو سکتے جب تک کہ ان کی مصنوعات کو مارکیٹنگ کے قابل نہ بنایا جائے۔ دستکاری کی مصنوعات اسی وقت مارکیٹنگ کے قابل ہوں گی جب وہ صارفین کے لیے اچھی ہوں۔ مختصر یہ کہ روایتی ہنر کو معاصر صارفین کی ضرورتوں کو ذوق سے ہم آہنگ کر دیا جائے۔ ڈیزائن کا مطلب خوبصورت پیٹرن بنانا نہیں ہے۔ یہ اس کے استعمال کے ساتھ ہم آہنگ تکنیک کا بھی مطالبہ کرتی ہے۔

روایتی دستکاری کے شعبے میں ڈیزائن اور فروغ کے یہ دونوں پہلو ہمیشہ مترادف نہیں ہیں۔ ڈیزائن سے ترقی کی راہ ہموار کی جا سکتی ہے اور ترقی کی راہ کا تعین کیا جانا چاہیے۔ بہر حال ڈیزائن اور ترقی کے میدان میں کسی چیز کے عمل اور ذمہ داری کے درمیان تصادم پیدا ہو سکتا ہے۔ کس کی تخلیقی صلاحیت کا اظہار ہونا چاہیے– اسے فروغ دینے والے کی، ڈیزائنر کی یا پھر دستکار کی؟ اس کا گاہک کون ہے– صارف، جو غیر معمولی اور دلچسپ چیز کم قیمت پر چاہتا ہے، یا پھر دستکار طبقہ جو اپنی مصنوعات کے لیے ایک ایسا بازار چاہتا ہے جس میں جہاں تک ممکن ہو روایتی بازار کی طرح ہو تا کہ اسے مستقل غیر مانوس ڈیزائن کے عمل دخل کا سامنا نہ ہو یا سماجی، جمالیاتی اور ثقافتی روایتوں کا مخالف ہو جہاں وہ پیدا ہوا ہے؟

دستکار طبقے کے سامنے کئی ترجیحات ہیں جیسے غذا، پوشاک، مکان، تعلیم، صحت اور معاشی استحکام۔ دستکاری کو فروغ دینے والے شعبے کو دستکار برادری کے حقیقی سروکاروں کے تئیں حساس ہونے کی ضرورت ہے۔

© NCERT not to be republished

دستکار طبقہ طرز زندگی کی ایسی چیزیں بنانے میں لگا ہے جو ان کی اپنی زندگی سے دور ہیں اور جنھیں غیر مانوس اور انتہائی مقابلہ جاتی بازار میں فروخت کرنے کا مرحلہ درپیش ہے۔ ان کی اپنی زندگی اور ذوق میں زبردست تبدیلی آئی ہے جس نے انھیں اپنے ہنر اور اپنی مصنوعات سے بہت زیادہ غیر مانوس کر دیا ہے۔ روایتی طور پر جوتی بنانے والا اپنی جوتی پر سنہرے مور کی زردوزی کر سکتا ہے لیکن وہ خود گلابی پلاسٹک کی چپل پہنتا ہے۔ نتیجتاً آج دستکاری کا معیار گر چکا ہے۔ مثال کے طور پر دھات کا جو دیا پوجا کے لیے ایک روایتی رسم کی شے ہوتی تھی اسے ایش ٹرے میں بدل دیا گیا ہے اور جو محض دس روپے میں سڑکوں کے کنارے دستیاب ہے۔

ڈیزائن پر مشورے: اندر سے یا باہر سے؟

کیا روایتی ہنر پر صدیوں سے عمل پیرا دستکاروں کے کام میں کسی باہری عمل دخل کی ضرورت ہے؟ ماضی میں باہری دخل اندازی سے دستکاری پر کوئی منفی اثر نہیں پڑا حالاں کہ یہ مشورے دستکار طبقہ کے باہر سے اور مثبت رویے کے تحت ہی آتے تھے۔

بہر حال روایت کو کسی پنجرے کے بجائے اسپرنگ بورڈ ہونا چاہیے۔ اگر دستکاری کو ضروریات کی تکمیل کرنے والا اور معاشی طور پر قابل عمل ہونا ہے تو اسے جمود سے باہر نکلنا ہوگا۔ دستکاری نے ہمیشہ

اس لیے ڈیزائن اور پیداوار کے ہر پہلو اور جو مصنوعات وہ بنا رہے ہیں ان کے استعمال کو سمجھنے کے عمل میں دستکاروں کو شامل کیا جانا چاہیے۔ رضا کار ایجنسیوں یا ڈیزائنروں کو بھی دستکاری، مصنوعات اور اس بازار کا مطالعہ کرنا چاہیے جس میں وہ داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

دستکاروں کے بدلتے ہوئے کاموں کی نوعیت

قدیم ہندستان میں پیدائش کی بنیاد پر سماج کے ہر فرد کا اپنا ایک کردار تھا۔ دستکاری ایک وراثت تھی جس نے صدیوں میں نشو و نما پائی اور جو 'چھندو مایا' (لے، توازن، تناسب، ہم آہنگی اور ہنر کے اصول) میں کڑی محنت اور تعلیم نیز مشق کے نتیجے میں ابھری تھی اور جسے کاروباری تنظیموں (گلڈ) کے ڈھانچوں اور ضابطوں نے چلایا اور تحفظ فراہم کیا تھا۔ گلڈ میں استاد دستکار، نئے سیکھنے والے اور ہنر مند دستکار سبھی کا اپنا مقام تھا۔ ان کا اپنا مقصد ہوا کرتا تھا۔ آج کے دستکار کو بیک وقت سبھی کچھ بننا پڑتا ہے یہاں تک کہ خود اپنا مال فروخت کرنے والا بھی۔

دستکار کو ایک فن کار کا درجہ حاصل تھا۔ سخت سماجی اصول اور درجہ بندی کے ایک رکن کی حیثیت سے گلڈ کے اندر اور اس سے باہر کی دنیا میں اس طبقے اور ان کی مصنوعات کو تحفظ فراہم تھا اور ان کے معیار پر کنٹرول تھا۔ فن کار سرپرستوں سے بخوبی واقف تھے، خریدار ان کے پاس ہی رہتے تھے اور ان کی طرز زندگی فنکاروں سے بہت زیادہ مختلف بھی نہیں تھی۔ خواہ دستکار سادہ دیہی برتن تیار کرے یا پھر مندر یا سلاطین کے لیے زر و جواہر والی چیز یہ باہم انحصار پر مبنی تعاون والا عمل تھا جس میں ایک دوسرے کی ضرورت، سمجھ اور قدر و منزلت شامل تھی۔

دستکار خود اپنی مصنوعات کے ڈیزائنر ہوا کرتے تھے اور ان پر چمک اسی وقت آتی تھی جب ان کی شکل کو اس کے عمل سے مملو کر دیا جاتا تھا۔ جمالیات اور عملی ہم آہنگی فطری تھی، نہ کہ اسے مصنوعی طور پر داخل کیا جاتا تھا۔

ڈیزائن کے متعلق مشورے کی ضرورت کیوں

روایتی ہنر پر عمل پیرا آج کے تمام دستکار مشین، مقابلہ جاتی بازار، عوام کے لیے تیار کی جانے والی چیزوں یا صارفین کے غیر ملکی فیشن کی چاہت کا مقابلہ کرنے میں لگے ہیں اور انھیں اب گلڈ یا روشن خیال لوگوں، دربار یا مندروں کی سرپرستی حاصل نہیں ہے۔ دستکار طبقے اشیا کی مانگ میں روز بروز کمی اور اپنی دستکاری کے تئیں حقارت جیسے مسائل سے نبرد آزما ہیں۔

© NCERT not to be republished

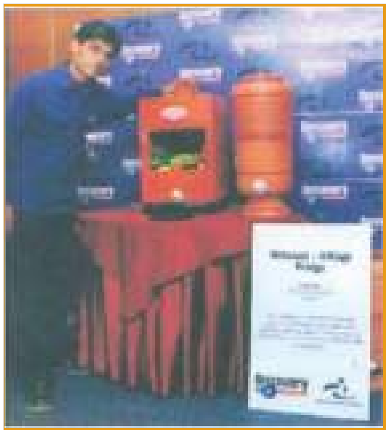

ایک فرج جس میں بجلی کا استعمال نہیں ہوتا

گجرات کے وانکانیر میں رہنے والے ایک برتن ساز من سکھ بھائی پرجا پتی نے 'مٹی کول' کے نام سے ایک ریفریجریٹر کی ایجاد کی ہے۔ انھوں نے اسے اس طرح بنایا ہے: من سکھ بھائی نے کئی قسم کی مٹی کے گارے کو گوندھا۔ ایک بار جب یہ گارے آپس میں پوری طرح مل گئے تو اسے چھان لیا گیا اور پھر اسے سکھایا گیا۔ اس مال یعنی سوکھی ہوئی اینٹ کو ایک خاص انداز میں عمودی طور پر رکھ کر بھٹی میں پکایا گیا۔

مٹی کول کے اوپر والے حصے میں تقریباً 20 لیٹر پانی رکھا جا سکتا ہے جبکہ نچلے کے حصہ والی دراز میں پھلوں سبزیوں اور دودھ رکھنے کے لیے الگ جگہ ہے۔ اس بھورے رنگ کی فرج میں پانی ڈالنے کے لیے ایک راستہ بنایا گیا ہے۔ فرج کے اندر پائپ کو اس انداز میں بچھایا گیا ہے کہ اس کے اندر ٹھنڈک بنی ہے۔ اس سے تقریباً پانچ دنوں تک پھل اور سبزیاں تازہ رکھی جا سکتی ہیں جبکہ دودھ کو تین دنوں تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ من سکھ کی دریافت انوکھی اور سستی بھی ہے اور اس کے اندر سے کلوروفلورو کاربن (سی ایف سی) بھی خارج نہیں ہوتا!

—— ینگ انٹیک، جلد 6، شمارہ-3،
جولائی — ستمبر 2009

کے فروغ پر توجہ نہیں دی گئی تھی۔ اس طبقہ کی فلاح مکمل اور مجموعی طریقۂ کار میں مضمر ہے۔

دستکاری اور آمدنی پیدا کرنے والی اسکیمیں

کئی سرکاری اور غیر سرکاری ایجنسیوں نے یہ پایا ہے کہ روایتی دستکاری آمدنی کا اچھا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس طرح کی اسکیموں میں عام طور پر دستکاروں اور صارفین کی ضرورتوں یا بازار کے تجزیہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کیا گیا ہے۔

جیسے جیسے ہندوستان میں سیاحوں کی آمد اور ہندستانی دستکاری کی مانگ میں اضافہ ہوا دلال اور تاجروں جن میں زیادہ تر دستکاروں کا استحصال کرتے ہیں، نے دستکاری کی مصنوعات کی پیداوار اور ان کی فروخت میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اس کے نتیجے میں کئی غیر معمولی فنوں اور ہنر کا نقصان ہوا ہے اور وہ ختم ہو گئے ہیں۔ تاجر اور دلال سستے مال جلدی تیار کرنے کی مانگ کرتے ہیں تاکہ ان کو زیادہ سے زیادہ منافع حاصل ہو سکے۔ اس بات سے بے خبر ہیں کہ اس کا اثر دستکاری کی روایت اور دستکار طبقہ پر کیا پڑے گا۔

آج دستکاری کی اشیا کی پیداوار میں کسی خاص برادری یا علاقہ کی مخصوص تکنیک، ہنر، مقصد اور استعمال کو ایک دوسر میں ضم کر دیا گیا ہے۔ پہلے ہندستان کا ہر علاقہ اپنے انوکھے اور خالص ڈیزائن کا حامل تھا خواہ وہ کپڑوں میں ہو یا برتن کے بنانے میں۔ بین الاقوامی بازار کے لیے چیزیں تیار کرنے کے لیے تاجر عام طور پر دستکار طبقے کو دوسری ریاست یا علاقہ کے مشہور ڈیزائن کو شامل کرنے کی ضد کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

بازار، صارفین کی ضروریات اور بدلتے ہوئے فیشن اور استعمال کا ساتھ دیا ہے۔ مصنوعات بنانے والے اور ان کا استعمال کرنے والوں کے درمیان بڑھتی دوری کے سبب دستکاری اس قوت کے ساتھ تبدیل ہونے سے قاصر ہے جیسا کہ ماضی میں ہوتا تھا۔ ایسے میں ڈیزائنر اور مصنوعات کے فروغ کرنے والوں پر منحصر ہے کہ وہ ان تبدیلیوں کو حساسیت کے ساتھ دستکار طبقہ کو بتائیں جو کہ نئے بازار اور اپنے نئے گراہک سے دور ہیں۔

ہمارے یہاں رسمی آرٹ، ڈیزائن اور مارکیٹنگ کی تعلیم حاصل کیے ہوئے پیشہ ور لوگ موجود ہیں جن کے پاس دستکار طبقہ کی مدد کے لیے تکنیکی مہارتیں اور طریقے ہیں۔ یہ لوگ دستکار طبقہ کی ڈیزائن، نئی چیزیں بنانے، غیر ملکی اور دیسی بازار اور معاصر مارکیٹنگ کے عمل کو سمجھنے میں ان کی مدد کر سکتے ہیں تاکہ فنکاروں کے مفادات کا تحفظ ہو سکے۔ دستکار طبقہ کے ساتھ کام کرتے ہوئے ڈیزائن صلاح کار کو اپنی تخلیقی آگ کو دبائے رکھنا ہوگا تاکہ دستکاروں کے اندر کی آگ روشن رہے۔ یہ لوگ دستکاروں کو اپنے ڈیزائن کے نمونے کی ایک رینج دیں تاکہ وہ ان سے تحریک حاصل کر کے اپنے طور پر نئی چیزیں بنائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ان پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ محض ان کی ڈیزائن کی ہوئی چیزوں کی غیر فعال نقل میں لگے رہیں۔ دستکاری کے فروغ کے عمل میں دستکار طبقہ کو مرکز میں ہونا چاہیے اور ہر قدم پر دستکاروں کو اپنے ذہن، پرواز خیال اور اپنے ہاتھوں کے استعمال کی تعلیم دی جانی چاہیے۔

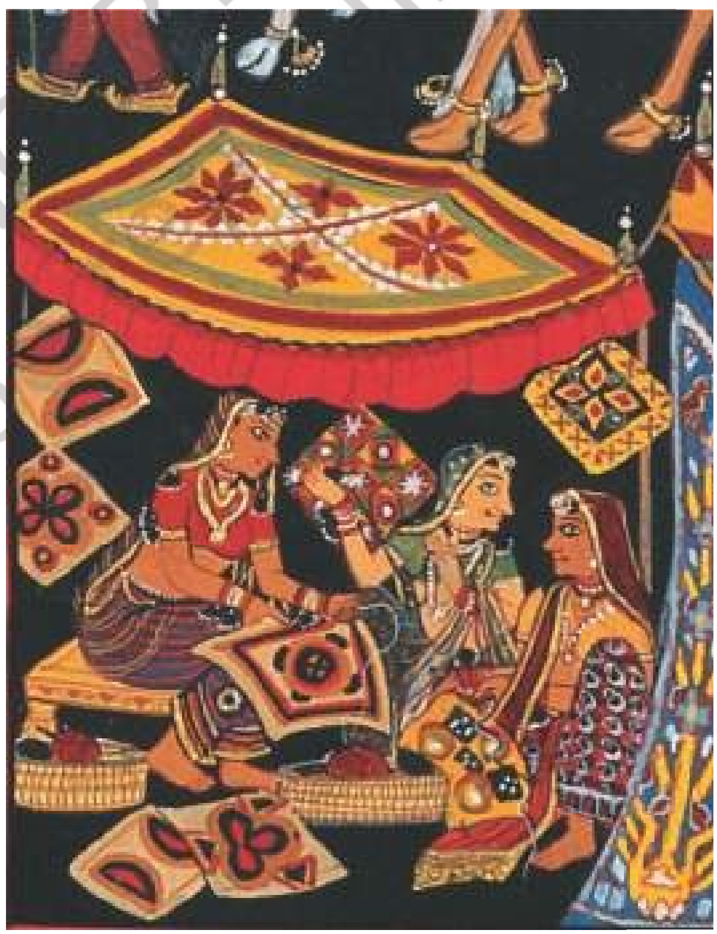

دستکاری کے شعبہ میں مجموعی فروغ کے لیے مصنوعات کی ڈیزائن اور مارکیٹنگ کو ایک محرک اور نقطۂ آغاز کے طور پر اپنانے کی ضرورت ہے۔ پورے ملک کے دستکاروں میں اس قسم کی خدمات کی مانگ ہے جو اپنے نئے صارفین اور گاہکوں اور نئے رجحانات کے بارے میں زیادہ جاننا چاہتے ہیں تاکہ وہ معاصر زندگی میں اہم کردار ادا کر سکیں۔

حکومت اور غیر سرکاری اداروں کے ذریعہ چلائے گئے اچھے اور آمدنی میں اضافے کے پروجیکٹ اس لیے کامیاب نہیں ہو پائے کیوں کہ ان میں دستکاری کی مصنوعات کے ڈیزائن اور ان

© NCERT not to be republished

بہرمند ہزاروں خواتین اپنی گذر بسر کے لیے پتھر توڑنے کی حالت میں پہنچ گئی ہیں جبکہ ان کی ماؤں اور دادیوں نے جو نادر چیزیں بنائی تھیں وہ شہروں کے بوٹیک میں بیش بہا قیمتوں پر فروخت ہوتی ہیں۔

لوگ پوچھتے ہیں کہ ہندستانی دستکار اب ویسی خوبصورت چیزیں کیوں نہیں بناتے جو وہ پہلے بناتے تھے؟ اس کا سبب یہ ہے کہ دستکار طبقے اپنے پرانے نمونے بچا کر رکھنے میں کامیاب نہیں رہے اور یہی وجہ ہے کہ انھیں نہیں معلوم کہ ان کے آباواجداد کیا بنایا کرتے تھے۔ دستکاری پر مطالعہ، دستاویز سازی اور تحقیق، ڈیزائن مراکز کا قیام، دستکار ڈاٹا بینک کا فروغ دستکاروں کے لیے ضروری ہے تاکہ وہ ماضی میں جھانک کر مستقبل کے لیے تحریک حاصل کرسکیں۔ دستکاری کی روایت کے مرکزی خیالات اور ان کا استعمال نہ تو جامد

1991 میں کرافٹ کونسل آف انڈیا کے ایک سیمنار میں ریما نانا وتی نے قحط زدہ بناس کانٹھا میں سیوا (SEWA) کے پروجیکٹ کے قیام کو یاد کرتے ہوئے کہا: ''لیکن پانی سے بھی پہلے عورتوں کے لیے بڑا مسئلہ کام کا تھا۔ ہم جب کسی عورت سے بات کرتے تو جو پہلی چیز وہ پوچھتی وہ کام ہوتا تھا۔ دوسری تمام چیزیں ثانوی تھیں۔'' رانی زردوزی کے بچے ہوئے جو سامان وہ بیچ رہی تھی آج وہ ہمارے معاصر ملبوسات کے لیے تحریک ہیں۔ ان سے یہ دستکار خواتین 1000 سے 1200 روپے ماہانہ کماتی تھیں۔

رہ سکتے ہیں اور نہ انھیں رہنا چاہیے۔ لیکن ان میں تبدیلی لانے کے لیے علم، حساسیت اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔

این آئی ڈی کے طلبہ کے ذریعہ دستکاری کے پروگرام کی دستاویز سازی اور نصاب کے تحت ان کی دستاویز سازی کی مشقیں اس ضمن میں بیش قیمتی وسائل کا ذریعہ ہوسکتی ہیں۔ دستکاری کے فروغ کی لازمی ضرورتوں میں اس کے مرکزی خیال، ڈیزائن اور تکنیک کی دستاویز کاری شامل ہیں اور یہ کہ انھیں دستیاب ہونا چاہیے۔

دستکاروں کے پاس جو کچھ ہے وہ ان کے ذہن اور ان کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر کسی دستکار کو پیپر میشی بکسوں پر مغل گلاب کے بجائے مکی ماؤس پینٹ کرنے کا آرڈر کثیر تعداد میں مل جائے تو ان کے ذہن

© NCERT not to be republished

ٹسر کی کہانی

اچھے خیالات اور بھلے جذبے ہی محض کسی ہدف کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے کافی نہیں ہوتے۔ کچھ سال قبل ایک فنڈنگ ایجنسی نے ایک باصلاحیت نوجوان ڈیزائنر سے ٹسر بننے والوں کے لیے کام کرنے والی ایک غیر سرکاری تنظیم کے لیے ایک پروجیکٹ تیار کرنے کے لیے کہا۔ اس نوجوان خاتون نے اعلیٰ فیشن کے مغربی طرز کے ملبوسات کی حیران کن رینج ڈیزائن کی اور اسے دہلی کے ایک اعلیٰ طبقے کی نمائش میں پیش کیا گیا۔

لیکن دیہی بہار کے ایک گاندھی آشرم سے منسلک قبائلی خواتین کا گروپ جو اسے بنانے والا تھا اس آرڈر کو پورا نہیں کر سکا کیونکہ اس کے پاس ضروری سلائی کا ہنر نہیں تھا۔ اس طرح چار لاکھ روپے سے زیادہ کی یہ ساری سرمایہ کاری بے کار ثابت ہوئی۔

آشرم کی خواتین میلوں اور بازاروں میں اپنے نمونوں کو جواب پرانے فیشن کا حصہ ہو چکے تھے، ان میں دکان کی مٹی تک لگ چکی تھی اور جو مچر گئے تھے کو رعایتی قیمتوں پر بیچنے کی کوشش میں لگی رہیں، بالآخر پورے پروگرام کو بند کر دیا گیا۔

یہی سبب ہے کہ 'پیچ ورک' اور 'اکت' ایسی جگہوں پر شروع ہو چکی ہے جہاں کبھی یہ دستکاری نہیں تھی۔

گھروں میں روزمرہ استعمال کی مختلف قسم کی دستکاری کی ہندستان میں تیار ہوتی تھیں۔ اس شعبہ کو بھی خاصا نقصان پہنچا ہے کیونکہ دستکاروں پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی برادری سے باہر والوں کے لیے زیادہ جاذب نظر، نقش و نگار والے سامان تیار کریں۔

اس کا برعکس بھی درست ہے۔ سستے اسکرٹ اور دیگر ملبوسات جو سڑکوں اور میلوں میں 'مرر۔ ورک' اور 'کچھی بھارت' کے برانڈ نام سے فروخت ہوتے ہیں ان کا کچھ کے دستکاروں کے ذریعہ بنائی گئی غیر معمولی زردوزی سے دور کا بھی واسطہ نہیں جو وہ اپنے لیے یا اپنے ممکنہ گاہکوں کے لیے بناتے ہیں۔ یہ صرف جمالیاتی تباہی نہیں ہے بلکہ خراب معاشی سرگرمی بھی ہے۔ اعلیٰ قسم کے ہنر اور آمدنی پیدا کرنے کی قوت سے

مدھوبنی میں پروجیکٹ

ہندستان کے سب سے زیادہ پس ماندہ اور غریب ترین علاقوں میں ایک علاقہ شمالی بہار کا متھلا ہے جو روایتی مدھوبنی پینٹنگ میں درآنے والی تبدیلیوں کے لیے ایک مثال ہے۔ اس نے کس طرح اپنی روایتی پینٹنگ کے مرکزی خیال کی دستاویز کاری کے ذریعہ، روایتی استعمال کے بالکل برعکس بدلتے ہوئے استعمال اور ڈیزائن کے ساتھ کیسے مناسب ہم آہنگی دریافت کی یہ ایک اہم بات ہے۔

1960 کی دہائی میں دریافت کی گئی متھلا پینٹنگ کو گاؤں کی دیواروں سے اٹھا کر ہاتھ کے بنے کاغذوں پر اتارا گیا۔ اسے فوری طور پر مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ پینٹنگ معاصر شہری گھروں میں تیزی کے ساتھ مقبول ہوئیں۔ ہر سطح کی ہنر والی دیہی خواتین کو خواہش مند تاجروں اور برآمد کرنے والوں نے اس بات کے لیے راضی کرنا شروع کیا کہ وہ کاشتکاری کو چھوڑ کر پینٹنگ برش ہاتھ میں لے لیں اور مدھوبنی پینٹنگ کو بڑے پیمانہ پر کاغذ پر اتارنا شروع کر دیں۔

نتیجتاً اس کی بہتات ہوگئی اور بازار ہر سائز اور رنگ میں مدھوبنی پینٹنگ سے بھر گیا۔ 1980 کی دہائی تک یعنی بیس سال بعد اس کی مارکیٹنگ کی مصنوعات کے طور پر موت ہوگئی۔ کاغذ پر بنائی گئی اپنی پینٹنگوں کے ذریعہ معاشی آزادی کا مزہ چکھ لینے والی ان خواتین پینٹروں کو اب یہ معلوم نہیں کہ وہ کیا کریں۔ اس کے لیے نئے تخلیقی وسیلے کو اپنانے کی ضرورت تھی۔ مسجع نقش و نگار، پھولوں کی کناریاں، مور اور طوطے، آپس میں ملتے ہوئے تارے اور دائرے جو ان کے فن کو تابناکی عطا کرتے تھے انھوں نے موٹف کے ڈیزائن اور آرائشی عناصر کی بیش قیمتی ڈائرکٹری فراہم کرائی جسے روزمرہ کی چیزوں اور ملبوسات پر استعمال کیا جا سکتا تھا۔ انھوں نے ساڑی، دوپٹے، عام سجاوٹ کے سامانوں پر پینٹنگ کی اور اپنی دستکاری کو نئے تخلیقی انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی۔

© NCERT not to be republished

- مصنوعات کی کوالٹی کو یقینی بنانے کے لیے ڈیزائنر کو ایک یا اس سے زیادہ ماہر دستکار کے ساتھ مل کر ضرور کام کرنا چاہیے۔
- دستکار طبقے کے ہنر اور ڈیزائن کے متعلق ان کی حس کو رفتہ رفتہ بڑھانے کے لیے مسلسل کئی سال تک نمونے کے ورک شاپ منعقد کیے جانے چاہیے۔

مؤثر ڈیزائن اور فروغ کے مشورے

چھوٹے بجٹ اور محدود وسائل کا استعمال کرتے ہوئے سادہ اور مؤثر ڈیزائن تیار کرنا ڈیزائنر کے ہنر کا امتحان ہے۔ کسی نئے ابھرتے ہوئے دستکار طبقے کی ترقی اور ان کے اعتماد کو دیکھنا مزید دلچسپ ہے اور وہ بھی اس طرح کہ ایسے سامان کو وہ کامیابی کے ساتھ فروخت کر رہے ہیں جسے انھوں نے پہلی

راجستھان میں رنتھمبور کے کرافٹ سنٹر پروجیکٹ میں جن خواتین نے کام کرنا شروع کیا تھا وہ تقریباً بے ہنر تھیں اور ان کے ہاتھوں کو سوئی کے بجائے درانتی چلانے کی عادت تھی۔ پہلے پیچ ورک کی چیزوں کو شوخ اور غیر معمولی رنگوں اور چھاپ سے بنایا گیا جس سے ان کی سلائی کی خامیاں ان کے ڈیزائن کی سادگی میں چھپ گئی۔ یہ سادہ چیزیں کافی فروخت ہوئیں اور رفتہ رفتہ ان خواتین کو اپنے ہنر کو بہتر بنانے، باریک کام اور نئی چیزیں بنانے کی تربیت دی گئی۔

سے گلاب مہو ہو جائے گا۔ دستکار کے پاس کسی تاجر یا ثالث کو 'نہ' کہنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اسے آرڈر کی اشد ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس کے کنبہ کا گذر بسر اس پر منحصر ہوتا ہے۔

اس لیے غیر سرکاری تنظیم یا دستکاری کے فروغ دینے والوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دستکار طبقہ کو ان کی اپنی ہی وراثت کے بارے میں مطالعہ کرنے کا موقعہ فراہم کریں اور میوزیم کیذ خائر اور حوالہ جاتی کتابوں تک ان کی رسائی کرائیں اور انھیں کی وراثت کے بارے میں انھیں حساس طریقے سے

بتائیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔

دستکاری کے فروغ کا مقصد

اس کا حتمی مقصد دستکاروں کا مجموعی فروغ اور ان کو خود کفیل بنانا ہے۔

- فروغ کے عمل کو مہدف دستکار گروپ کے موجودہ ہنر سے قطعی طور پر مطابقت رکھنا چاہیے۔

سیوا (SEWA)، لکھنؤ

ڈیزائن میں دستکار طبقہ سے باہر کی دنیا کی دخل اندازی تربیت یافتہ ڈیزائنروں کے ذریعہ کی گئی جنھوں نے اس طبقے کے ساتھ کام کیا تھا۔ ان کے مشورے مندرجہ ذیل تھے:

- روایتی بخیہ، زردوزی کے مرکزی خیال، سلائی کی تکنیک، کُرتے کی جدید کٹنگ کا فروغ اور زردوزی کے گل بوٹے کے نئے سائز اور استعمال کی دستاویز سازی اور احیا
- اس طبقہ کے دستکاروں کے ہنر کی افزائش
- نئے خام مال کی نئی قسموں کی شروعات (کوٹا سے ٹسر تک کی رینج)
- قیمت کا تعین، کوالٹی کنٹرول اور پیداوار کی منصوبہ بندی جیسے مارکیٹنگ کے پہلوؤں کا تدارک ایک متبادل مارکیٹنگ اور ترقیاتی حکمت عملی جس سے چھوٹے غیر سرکاری اداروں کو مکمل خود انحصار حاصل ہو۔

این آئی ڈی مسئلہ کے حل کا طریقہ

جنوبی ہندستان کے بُنکروں کو اس وقت زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جب ان کے روایتی ہنر کو مل سے بنے بڑے پیمانے پر کپڑوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ ان کے سامنے اضافی پریشانیاں یہ تھیں کہ ان کی مشینوں اور کپڑا بنانے تکنیک کو کھلی جگہ کی ضرورت تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مانسون کی بارش کے لمبے عرصے تک انھیں بے کار بیٹھنا پڑتا تھا۔

اس طبقے کے لیے ڈیزائن کی سطح پر جس حل کی نشاندہی کی گئی وہ مصنوعات میں لائی جانے والی تبدیلیوں میں سے ایک تھی تاکہ نئے بازاروں تک ان کی رسائی ہو سکے اور روایتی ڈیزائن کو نئی شکل میں زندگی عطا کی جا سکے۔ دوسرے یہ کہ انھیں اپنے اوزار، ان کے ذریعہ کام، کام کی جگہ اور اشیا بنانے کے طریقہ کو از سرِ نو ڈیزائن کرنا پڑا تاکہ بننے کے لیے لوم کو گھر کے اندر لایا جا سکے اور سال بھر کام کو جاری رکھا جا سکے۔

بار بنایا ہے اور اس ہنر کا استعمال کیا ہے جس کے بارے میں وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان میں وہ ہنر ہی نہیں ہے۔ دستکاری کے فروغ کے خاص اصول درج ذیل ہیں:

1. قیمت، جمالیات اور کام کے حساب سے چیزوں کو مقابلہ جاتی بنانا
2. دستکاروں کو اس طرح تربیت دینا کہ وہ خود مختار اور خود کفیل ہو جائیں
3. تخلیق اور اشیا کے جدید ڈیزائن کے لیے دستکار طبقہ کو خیالات اور محرک فراہم کرنا
4. تیار کی جانے والی چیز کے معقول ہونے کی وضاحت کرنا اور بازاری قوت کے ذریعہ بنائے گئے اصول وضوابط کی تفصیل دینا
5. کسی چیز کے بنانے میں ایسا رینج تیار کرنا جس کے ذریعہ کسی گروپ میں ہنر کی مختلف سطح کے لوگوں کو شامل کیا جا سکے
6. چیزوں کے استعمال اور اس کی قیمت کو ایسے رکھنا کہ ممکنہ وسیع تر بازار اور صارفین کے لیے وہ قابل عمل ہو سکیں
7. روایتی موٹف، تکنیک اور شکلوں کو نئی چیزوں کے ڈیزائن سے ہم آہنگ کرنا
8. جمالیاتی حس کے فروغ کو یقینی بنانا تاکہ دستکاری کے ڈیزائن محض نقالی نہ ہوں اور جمود کا شکار نہ ہو جائیں بلکہ مسلسل روایت کو اسی طرح کے جدید تکنیک سے ملا کر اس کی نشونما کرتے رہنا۔

کوالٹی کنٹرول اور بازاری قوت

دستکار روز بروز حاشیہ کی جانب بڑھتے اور فراموش کیے جانے والے لوگ ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ ماضی اور مستقبل کے درمیان پھنسے ہوئے ہیں۔ تحقیق و ترقی، خام مال، قرض اور بنیادی ڈھانچوں کے فروغ میں سرمایہ کاری جو عام طور پر معیشت اور صنعت کے کسی دوسرے شعبے کو از خود مل جاتی ہے انھیں

© NCERT not to be republished

ہے اور اس لیے ان چیزوں سے بنی دستکاریوں کی اشیا کی مانگ ہونی چاہیے۔

5. کچھ معاملوں میں جدید ڈیزائن کو سمجھدار صارفین ترجیح دے رہے ہیں اس سے ڈیزائنروں اور

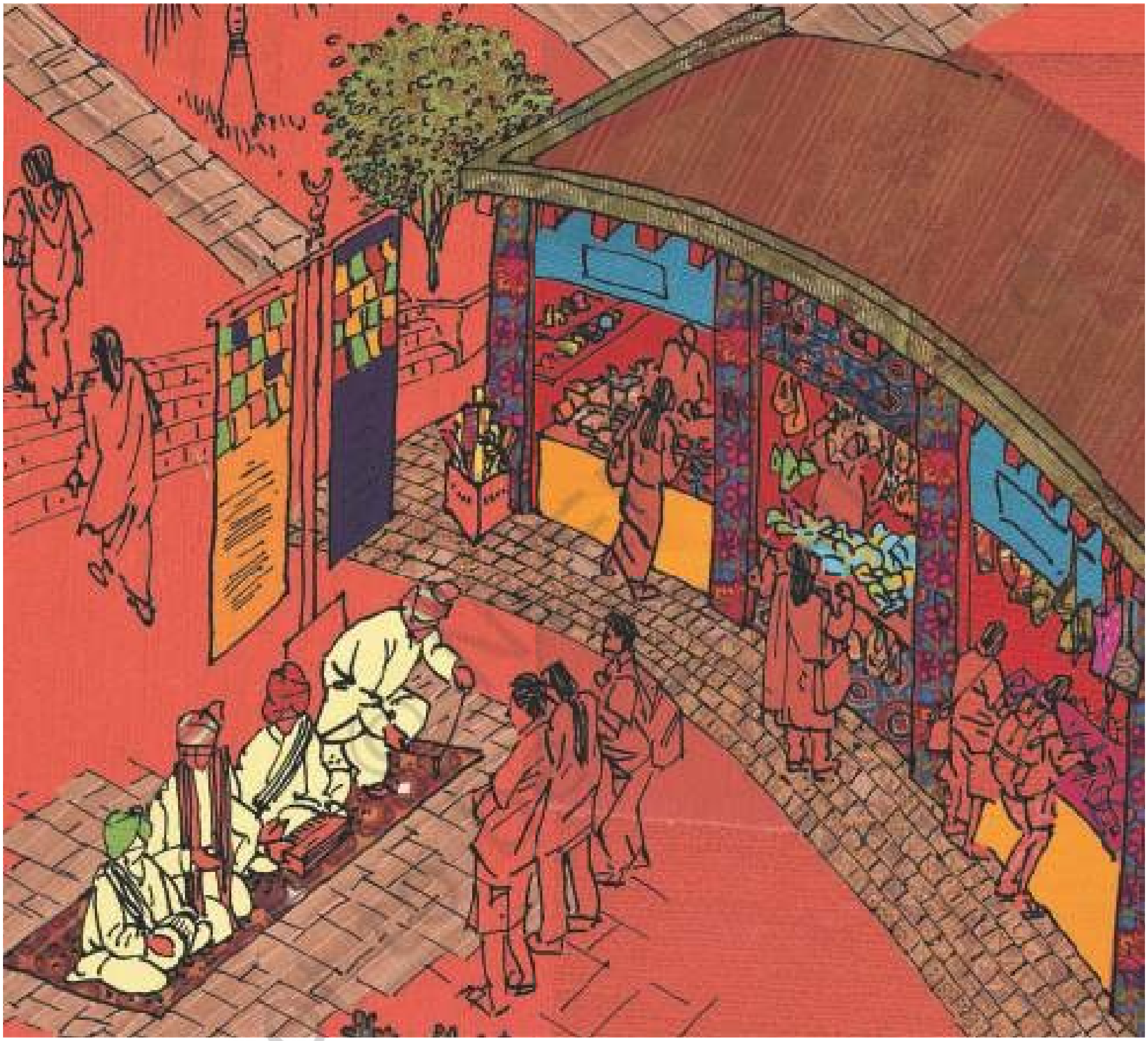

دستکاروں کو حوصلہ بھی ملے گا۔

دستکاریوں کی ترقی کی جانب مربوط قدم

دستکار طبقے کی بقا اور ان کو معاشی طور پر با اختیار بنانے کے لیے ڈیزائن اور مصنوعات کی ترقی کے لیے اِن پُٹ ضروری ہے۔ دستکاری کا ہنر ایک قسم کے ترسیل کا وسیلہ ہے جس میں ایک آدمی کی ضرورت کو

ہمیشہ فراہم نہیں ہوتی ہے۔

دستکاری بطور خاص دیہی اور قبائلی لوگوں کے ذریعہ کی جانے والی دستکاری، کو عام طور پر فرسودہ، زیبائشی اور وقتی استعمال کی چیز کہہ کر خارج کر دیا جاتا ہے۔ عام طور پر کسی چیز کو اسمبلی کے ذریعے لیے گئے فیصلے یا صنعتی متبادل کے مقابلے اس کی ظاہری شکل کی بنیاد پر مسترد نہیں کرتے بلکہ اس میں استعمال سامان کی بنیاد پر اسے مسترد کرتے ہیں اور یہ بات دستکار کے اختیار سے باہر ہے۔ شوخ رنگ کے دھاگے، زنگ سے محفوظ قبضے اور قلابے، موسم کھائے ہوئے چمڑے، کپڑے جو نہ سکڑیں وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو دستکار طبقوں کو دیہی بازاروں میں دستیاب نہیں ہیں جس سے وہ ان کا استعمال اپنی مصنوعات میں کر سکیں۔ یہاں ان مسائل کے تدارک، بنیادی ڈھانچہ کی سہولتیں، بنیادی خام مال اور کوالٹی سامان فراہم کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ بصورت دیگر ایک دن ہندستان میں کوئی بھی دستکاری زندہ نہیں بچے گی۔

صارفین کے ذوق اور ضرورتوں میں آنے والی مخصوص تبدیلیوں بطور خاص برآمدات کے بازار کو دھیان میں رکھنا ڈیزائنروں کے لیے اتنا ہی اہم ہے۔

1. دستکاری کے سامان کی زیادہ قیمتیں عام طور پر ان کے فروخت ہونے میں رخنہ ڈالتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ فروخت کے لیے چیزوں کو مختلف قیمتوں میں دستیاب کرایا جانا چاہیے۔ یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ہاتھ سے بنی چیزوں کی بہترین قیمت حاصل کی جا سکے۔
2. چیزوں میں باہری سطح کی حد سے زیادہ زیبائش بغیر اس کے ڈھانچہ کی مضبوطی کے غیر اطمینان بخش ہوتی ہے۔ ہر چند کہ ایسی زیبائش سے پُر چیزوں کی مانگ ہمیشہ رہتی ہے لیکن آج کے صارفین کم زیبائش والے سادہ سامان لینا زیادہ پسند کرتے ہیں۔
3. جدید دور کے صارفین عام طور پر مذہبی موضوعات اور علامتوں کے تئیں زیادہ حساس نہیں ہوتے یا ان کی جانب مائل نظر نہیں آتی جبکہ روایتی دستکاریوں کے ڈیزائن میں اس کی بہتات ملتی ہے۔ صارفین کو کسی چیز کی افادیت کے ساتھ ساتھ حسن اضافی بھی چاہیے اس طرح زیادہ مانگ اچھی نظر آنے والی اچھے ڈیزائن کی افادی چیزوں کی ہے۔
4. آج کل مہنگے سامان کے استعمال پر زور کم دیا جاتا ہے۔ اس طرح اچھی ڈیزائن کے مصنوعی زیورات عام طور پر خالص سونے اور چاندی سے بنی چیزوں کی جگہ لے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی لوگوں کی دلچسپی مٹی، گھاس، پتھر، لکڑی اور چمڑے جیسی قدرتی چیزوں میں بڑھ رہی

مشق

1. اپنے علاقہ میں کسی خاص دستکار برادری کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ایک مجموعی منصوبہ تیار کریں۔
2. دستکاریوں کے شعبہ کی بقا کے لیے ڈیزائن اور فروغ اس قدر اہمیت کے حامل کیوں ہیں؟
3. ترقی پذیر 'بالی ووڈ' صنعت میں دستکاری کے فروغ کے لیے ایک حکمت عملی تیار کیجیے۔
4. خطرہ مول لینے والے کاروباری اپنی اختراعی صلاحیتوں کے سبب عالمی بازاروں میں پہنچ رہے ہیں۔ مثال کے طور پر چنئی کی تین دکانیں بھرت ناٹیم رقص سے منسلک اشیاء دنیا بھر میں بڑھتے ہوئے بھرت ناٹیم رقاص کے لیے فراہم کرا رہی ہیں۔ کسی ایک دستکاری کی مصنوعات کی پیداوار اور مارکیٹنگ کے لیے کاروبار کی حیثیت سے اپنا ایک پسندیدہ پراجکٹ کے لیے خاکہ تیار کیجیے۔
5. 'معاصر زندگی کی ضرورتوں' پر تحقیق کیجیے۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دستکاری مصنوعات کی کس طرح ڈیزائن اور مارکیٹنگ کی جانی چاہیے؟

© NCERT not to be republished

دوسرا آدمی اپنے طور پر زبان عطا کرتا ہے اور اس طرح تخلیقی چیزوں کو وہ جذبہ اور ہنر میں بدل کر دوسروں کی ضرورت کو پوری کرتا ہے۔ یہ ترسیل اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک کہ دیہی ہندستانی

دستکاروں کو آج کے شہری صارفین کی زبان نہیں سکھائی جاتی۔ بہرحال ایک بار اگر انھوں نے اچھی ڈیزائن کی زبان سیکھ لی تو اس سے انھیں ترقی کے لیے نہ صرف اپنی دستکاری کو بلکہ اپنی زندگی کو بھی از سرِنو ڈیزائن کرنے میں مدد ملے گی۔

جیسا کہ ربندر ناتھ ٹیگور نے ہمیں بتایا ہے کہ ''ذہن سوت کے دھاگے سے کم قیمتی نہیں ہے۔''

سالار جنگ میوزیم

حیدرآباد کے نظام نے انیسویں صدی کے وسط میں ایک وزیر اعظم مقرر کیا تھا اور انھیں سالار جنگ کا خطاب دیا گیا تھا۔ سالار جنگ کے فرزند سالار جنگ دوئم اور ان کے پوتے سالار جنگ سوئم بھی بعد کے حکمرانوں کے ذریعہ وزیر اعظم مقرر کیے گئے۔ آج حیدرآباد کے میوزیم میں جو کچھ موجود ہے وہ انھیں تینوں سالار جنگ کا اکٹھا کیا ہوا ذخیرہ ہے۔ 1958 میں اس ذخیرہ کو حکومت ہند کو ہدیہ کر دیا گیا اور 1968 میں اس میوزیم کو اس کی موجودہ عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ میوزیم اپنے یورپین فن کے نمونوں اور مختلف اقسام کے بہترین ہندوستانی فنکاری کے ذخیرے کے لیے مشہور ہے۔ یہاں اعلیٰ قسم کے پتھر، ہتھیار، کپڑوں اور دھات کے بنے سامانوں کا ذخیرہ ہے۔ یہ اس لیے اہم ہیں کہ یہ مغل سلطنت کے بعد کی درباری زندگی کی جھلک پیش کرتے ہیں اور یہ حکمرانوں کی شان وشوکت اور ان کی دولت کی جانب بھی اشارہ کرتے ہیں۔

http://www.salarjungmuseum.in/home.asp

راجا دنکر کیلکر میوزیم

پونے میں قائم اس میوزیم میں ہندوستانی فنکاری کے مشہور دلدادہ دنکر کیلکر کے جمع کیے ہوئے ذخائر ہیں۔ انھوں نے ہندوستان کے گاؤں گاؤں اور شہر شہر مسلسل گھوم کر ساٹھ سالوں میں یہ چیزیں خریدیں۔ ان کے خزانے کی ہر چیز سے کیلکر کے مذاق کا پتہ چلتا ہے اور فن کے نمونوں کے مطالعہ اور ان کی حفاظت کے طریقوں میں ان کے تعاون کے تو لوگ پہلے سے ہی معتقد ہیں۔

کیلکر میوزیم اور اس میں موجود تقریباً 21,000 اشیا روزمرہ کی ہندوستانی زندگی کے پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے۔ ان میں برتن، لیمپ، مرتبان، سروتے، قلم دان اور ایسی چیزیں موجود ہیں جو گاؤں کے زمین داروں، کسانوں، سوداگروں اور دکانداروں کے گھروں میں پائی جاتی تھیں۔

یہاں لکڑی کی بنی مختلف قسم کی چیزیں ہیں جن میں کندہ دروازوں سے لے کر کھلونے تک شامل ہیں۔

یہاں دھات کی مختلف قسم کی اشیا ہیں جن میں تالوں سے لیکر دوات، مذہبی رسومات میں استعمال ہونے والے پیالے، حقہ دان، سروتے اور لیمپ شامل ہیں۔

یہاں لیمپ کی مختلف اقسام ہیں جن میں مٹی سے لیکر تانبے کے لیمپ شامل ہیں جو ہر شکل اور سائز کے ہیں۔ ہندوستان میں لیمپ کو دو قسموں میں رکھا جا سکتا ہے، ایک وہ جو مذہبی رسومات میں آرتی کے طور پر پوجا کے لیے ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو خالصتاً یعنی گھروں کو روشنی فراہم کرنے کے لیے۔ لیمپ عام طور پر چھوٹے کھلے ہوئے مرتبان ہوتے ہیں جس میں تیل یا گھی رکھا جا سکے اور بنٹے ہوئے سوت کی بتی ہو۔ ان پر نقش ونگار کے لیے عام طور پر مقدس نقش جیسے مور، دیوی لکشمی، ہاتھی اور چڑیا وغیرہ بنے ہوتے تھے۔ یہاں بھاری لیمپ بھی ہیں جو پیتل کی مزین کڑیوں سے لٹکے ہوئے ہوتے تھے۔ مندروں اور گھروں میں استعمال ہونے والے کھڑے لیمپ

© NCERT not to be republished

ضمیمہ:

ہندوستانی دستکاری کے خزانے

نیشنل ہینڈی کرافٹ اور ہینڈلوم میوزیم

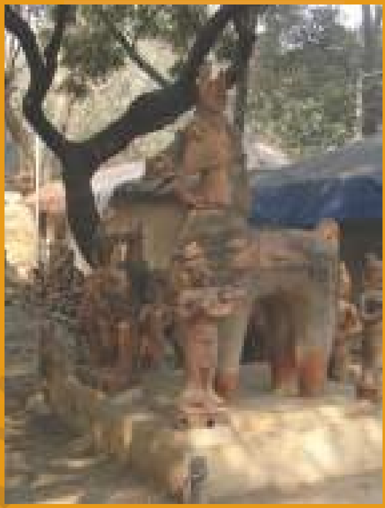

نئی دہلی کے پرگتی میدان میں 1972 میں قائم کیے گئے، دیہات پر مبنی اس کامپلکس کو دستکاری میوزیم کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یہ میوزیم ان دستکاروں اور فن کاروں کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک ذریعہ ہے جنھوں نے ہندوستانی فنکاری کی روایت کو صدیوں قائم رکھا۔ چھوٹے پیمانے پر ہندوستان کے مختلف علاقوں کے دیہات کے گھروں کے نمونے ، کپڑوں کی نمائشی گیلریاں، مکھوٹے وغیرہ نیز دستکاری کی نمائش کے لیے مختص جگہیں اس میوزیم کی چند نمایاں خصوصیات ہیں۔

http://www.nationalcraftsmuseum.nic.in

آشوتوش میوزیم آف انڈین آرٹس

یہ میوزیم عظیم ماہر تعلیم سر آشوتوش مکھرجی کے نام پر کولکاتا یونیورسٹی کے احاطے میں 1937 میں قائم کیا گیا۔ یہ میوزیم مغربی بنگال کی عہد بہ عہد دستکاریوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ماضی کی فنی چیزوں کے علاوہ اس میوزیم میں دستکاری کے مثالی نمونوں کا کلکشن بھی ہے جن میں سے کچھ تو ابھی تک بنگال میں تیار اور استعمال کی جاتی ہیں۔ جو دستکاریاں نمائش کے لیے رکھی گئی ہیں ان میں بنگال میں بننے والے کھلونے اور گڑیا شامل ہیں۔ دیواروں پر پینٹ کیے ہوئے اسکرال، 'پٹ چتر' ٹنگے ہوئے ہیں جو کبھی قصہ گو استعمال کیا کرتے تھے۔ یہاں کپڑوں کے بھی کچھ نمونے ہیں جن کے لیے مغربی بنگال اور بنگلہ دیش مشہور ہیں۔

http://www.asiarooms.com

کپڑوں کا کیلیکو میوزیم

یہ ہندوستان کے بہترین مخصوص میوزیموں میں سے ایک ہے۔ یہ 1949 میں احمد آباد میں گیرا سارا بھائی کے ذریعہ قائم کیا گیا تھا جنھوں نے ہندوستان کے مختلف حصوں سے نایاب، تاریخی اور بے مثال کپڑے جمع کرنا شروع کیا تھا۔ گجرات صوبہ بالخصوص راجدھانی احمد آباد کپڑا بنانے میں کافی آگے تھا۔

http://www.calicomuseum.com

© NCERT not to be republished

© NCERT
not to be republished

بھی اس میوزیم میں نمائش کے لیے رکھے ہوئے ہیں۔

http://www.rajakelkarmuseum.com

اندرا گاندھی قومی راشٹریہ مانوسنگرالیہ

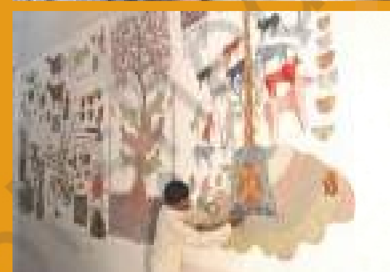

اندرا گاندھی راشٹریہ مانوسنگرالیہ مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں قائم علم الانسان کا ایک میوزیم ہے۔ مدھیہ پردیش ہندوستان کی بڑی ریاستوں میں سے ایک ہے۔ اس کے بہت سے علاقوں میں ابھی بھی قبائل اور آدی باسی رہتے ہیں۔ حال ہی میں عوامی اور قبائلی فن پر اس میوزیم کے قیام کے ساتھ کافی توجہ دی گئی ہے۔ کئی ایکڑ پر محیط اس میوزیم میں ملک کے ہر علاقے کے قبائلی گھروں کے نمونے ہیں جو مختلف قبائلی زندگی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس میں وہ نمونے بھی ہے جن میں قبائل نے خود اپنی وضع کے گھر بنائے ہیں۔ اس میں ایک چاروں طرف سے بند ایک میوزیم ہے جس میں قبائلی گھروں کے نمونے اور ان کا گھروں کے سامان رکھا ہے۔ ہاتھ سے بنے سامانوں میں کانسے، ٹیراکوٹا یعنی پکائی ہوئی مٹی کے کھلونے اور مذہبی رسوم کی چیزیں شامل ہیں۔ اس میں وہ نمونے بھی ہیں جن سے ہندوستان کی روزمرہ زندگی چمکتی ہے۔ یہ خاصے دلچسپ ہیں کیونکہ ان میں ایک قسم کی تازگی اور بے ساختگی ہے اور کوئی بھی اس سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔

http://www.igrms.com

© NCERT not to be republished